کی قدامت ، مغربی ممالک میں تاریخ گوئی ، ہندوستان میں حروف کی قیمت ، یونانی ، افریقی ، بلقانی اور عربی زبان میں حروف کی قیمت ، ابجد کی ابتدا، اس کی اقسام ، قدامت ، اور اردو تاریخ گوئی میں اس کی اہمیت، عربی اور فارسی کی قدیم تاریخ گوئی کے نمونے اور ان سے متعلق حواشی نہایت عمدہ پیرائے میں بیان کیے ہیں۔

غالب کی تاریخ گوئی کے حوالے سے پورا ایک باب ہے جس میں ان کی تاریخ میں بذلہ سنجی ، نازک خیالی اور فکر و تلاش کے پہلو کو مدلل انداز میں پیش کیا ہے - یہ چیز یقیناً غالبیات میں ایک اضافہ ہے۔

کسریٰ منہاس نے اس فن سے متعلق تقریباً تمام گوشوں پر روشنی ڈالی ہے اور اردو میں لکھی جانے والی بہترین تاریخوں کو امثال میں پیش کیا ہے۔ اکثر جگہوں پر مثالیں تلامذۂ اسیر اور امیر یا شعرائے لکھنؤ کی پیش کی گئی ہیں۔

صاحب کتاب نے اختلافی مسائل کو نہایت سلیقے کے ساتھ پیش کرکے متعلقہ موضوع کو غیر ضروری مباحث سے بوجھل ہونے سے بچایا ہے -چنانچہ جس کا ایک بڑا فائدہ یہ ہوا کہ مشکل سے مشکل فنی مسئلہ زبان و بیان کے پیرائے میں گم نہیں ہوا- یہ چیز بھی قاری کو یقیناً متاثر کرتی ہے- اور بلا شبہہ مطالعے کی قوت میں اضافہ کرتی ہے-

تحقیق نامہ ، شمارہ ۳ - ۴ برائے ۹۵-۱۹۹۴ء

مدیر: ڈاکٹر سیّد معین الرحمٰن
ناشر: شعبۂ اردو ، گورنمنٹ کالج ، لاہور-
ضخامت : ۳۲۴ صفحات
مبصر: فہمیدہ شیخ

ہمارے پیش نظر شعبۂ اردو ، گورنمنٹ کالج کا قابل قدر سالنامہ برائے ۹۵-۱۹۹۴ء ہے- یہ اپنی سابقہ روایات کے عین مطابق ہے- اگر اس کو غالب اور غالبیات کے موضوع پر ایک خصوصی شمارہ کہا جائے تو بے جا نہ ہو گا- اس کے مندرجات چار حصوں پر منقسم ہیں-پہلا حصہ غالبیاتی نوادر کا ہے اس میں ڈاکٹر سیّد معین الرحمٰن نے غالب کے تین نئے خط پیش کیے ہیں اور ایک دوسرے مقالے میں غالب کے پانچ خطوں کا مستند متن ہے- اس کے بعد حنا سرور کے دو مقالات ہیں - ایک میں معرکۂ غالب پر علامہ اقبال کے دیباچے کا پہلا متن ہے - دوسرا چغتائی کا ایک معدوم غالبیاتی کارنامہ ہے-یہ دونوں مقالے چغتائی میوزیم لاہور کے تعاون سے پیش کیے گئے - پانچواں مقالہ اخذ و استفادہ کے ذیل میں آتا ہے یعنی رشید احمد صدیقی کا ایک مضمون